AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 6, Issue 1, March 2022, PP: 165-178
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

جرحِ رواۃ میں امام نسائی کے الفاظِ جرح کا تحقیقی جائزہ

An Analytical Study of the Terms of Imam Nisa'ee Regarding Invalidation of Narrators

Abdul Sattar [1*] , Muhammmad Karim Khan [2]
[1] *Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan*
[2] *Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Imperial University Lahore, Pakistan*

ABSTRACT

Almighty Allah sent the Prophets for the welfare of humanity. They conveyed the divine message to the people. While the last Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) made his words public for the guidance of mankind until the Day of Resurrection. The work of the Companions in popularizing hadiths is very reliable. Later, in order to test and evaluate the same hadith, Islamic jurists made some principles and rules so that this hadith can be discussed in terms of cross-examination and modification. The Scholars and the Muhadiseen of the third century deviled their lives in the religious knowledge in common and in Hadith knowledge in portable who protected the sayings and the actions of the Holy Prophet and then energies to the knowledge of Hadith, explanation and then as while and got the high stales of Imamat in this art. Imam Nisaee is one of those who was an expert in their matters a lot. He had extensive knowledge of Hadith and Rijal. He was author many books about narrators from which it is clear that he was well versed in the knowledge and science of Hadith. This paper will show out the principles, methods and jurisprudence for hadiths according to imam nisa'ee and the standards and methods of cross-examination of hadith have been discussed.

Keywords: *Muhadiseen, jurisprudence, Hadith and Rijal, narrators, science of Hadith.*

تمہید:

تیسری صدی ہجری میں جن علماء راسخین اور محدثین کرام نے علوم دینیہ کے لیے بالعموم اور علوم حدیث کے لیے بالخصوص اپنی زندگیاں وقف کیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کو محفوظ کرنے کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور اپنی صلاحیتوں کو حدیث کے علوم وفنون کی تدوین، تنقیح، توضیح، تشریح اور توسیع کے لیے بروئے کار لائے اور اس فن میں امامت کے درجہ پر فائز ہوئے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ انہی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہیں، جنہوں نے علمِ حدیث میں خاص ملکہ حاصل کیا، آپ کا شمار فن حدیث کے ائمہ کبار میں ہوتا ہے، آپ آئمہ حدیث کتبِ ستہ میں سے ہیں، آپ نے سنن مجتبیٰ سے شہرت پائی، اس کے علاوہ آپ کی علم جرح وتعدیل میں بھی خدمات ہیں، آپ حدیث ورجال کے بارے میں وسیع معرفت رکھتے تھے، راویوں کی جرح وتعدیل سے متعلق آپ نے تصانیف بھی فرمائیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ علمِ حدیث کے ساتھ ساتھ علوم الحدیث پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔

الجامع فی الجرح والتعدیل: یہ کتاب چار علماء کرام (ابوالمعاطی النوری، حسن عبدالمنعم شلبی، احمد عبدالرزاق عید، محمود محمد خلیل الصعیدی) نے ترتیب دیا ہے، جس میں جرح تعدیل کے حوالے سے صحاح ستہ کے اقوال ماسوائے ابن ماجہ کے، عجلی، ابوزرعہ رازی، یعقوب الفسوی، ابوحاتم رازی، ابورزعہ دمشقی، بزار اوردار قطنی کے اقوال کو جمع کیا گیا ہے۔ جس کو تین جلدوں میں عالم الکتب بیروت کی طرف سے 1412ھ میں 1992ء میں طبع کیا گیا ہے۔

امام نسائی کے منہج جرح وتعدیل کا تنقیدی جائزہ، کے عنوان سے پی ایچ ڈی کا مقالہ حافظ محمد تنظیم نے ڈاکٹر محمد سرفراز خالد کی زیرِ نگرانی شعبہ علومِ اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور سے 2013ء میں مکمل کیا ہے۔

اس کے علاوہ امام نسائی کی سنن نسائی اوراس کی شروحات پر مختلف جہات سے کام ہو چکا ہے۔

امام نسائی نے راویوں کی تعدیل وتجریح سے متعلق مختلف کتب بھی تحریر کیں، اس سلسلے میں آپ نے "كتاب الضعفاء والمتروكين" بھی لکھی، جس میں ایسے راویوں کا ذکر ہے، جو ضعیف درجے کے راوی ہیں، راویوں کے طبقات پر آپ نے کتاب لکھی، جس میں راویوں کے طبقات ذکر کیے، اسانید کے متعلق بھی آپ نے کتاب لکھی، جس کا نام "احسن الاسانیدالتی تروی عن رسول الله " رکھا، امام اعظم ابوحنیفہ کے اصحاب پر بھی کتاب لکھی، کہ ان میں کون ساراوی ضعیف ہے اور کون ساثقہ ہے، اس کا نام "تسمية الضعفاء والمتروكين والثقات ممن حمل عنهم العلم من اصحاب حنيفه " رکھا، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وضع کرنے والوں کے متعلق کتاب لکھی، جس کا نام "الكذابون والمعروفون بوضع الحديث على رسول الله " رکھا، اس کے علاوہ مدلس راویوں کے بارے میں "ذكرالمدلسين " کے نام سے کتاب لکھی، اس کے علاوہ بھی آپ نے دیگر کتب اس موضوع پر لکھیں، جن کے ابھی تک صرف نام ہی ملتے ہیں، ان میں "الكنى، التيميز، الجرح والتعديل، الرواة عن الزهرى، من كنية ابومحمدمن الصحابة" شامل ہیں۔

زیرِ نظر مقالہ میں امام نسائی کا جرح میں منہج بیان کیاجائے گا، اس موضوع کو اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ امام نسائی کی راویانِ حدیث کے بارے میں بیان کیے گئے اصول وضوابط سامنے لائے جاسکیں، نیز راویوں کی جرح میں آپ کی بیان کردہ اصطلاحات سے واقفیت حاصل کی جاسکے۔

منہج تحقیق:

اس تحقیق کا بنیادی منہج تجزیاتی ہے اور زیرِ تحقیق موضوع سے متعلق بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ثانوی مصادر سے اجتناب کیا گیا ہے۔ ممکنہ حد تک عبارت کو سادہ اور قابلِ فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تجزیاتی اسلوب کے ذریعے امام نسائی کے راویوں کی جرح میں بیان کیے گئے الفاظ کا احاطہ کیا گیا ہے۔

جرح کا معنی و مفہوم:

ابن منظور افریقی جرح کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جرح لغت میں ہتھیار سے زخم لگانے کو کہا جاتا ہے، اور جب حاکم (قاضی) گواہ کی گواہی کو اس کے جھوٹ یا اور کسی وجہ سے رد کر دے تو اس کو جرح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[1]

بعض اہل لغت کہتے ہیں کہ جرح میں اگر جیم پر پیش کے ساتھ پڑھیں تو اس کا معنی جسمانی زخم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ اس پر زبر ہو تو یہ زبان سے معنوی زخم لگانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔[2]

گویا جرح کا لفظ مختلف معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ زخم لگانا، کمانا اور کسب کرنا۔

جرح کی اصطلاحی تعریف

راویوں کے ایسے عیوب کو بیان کرنا جس کی وجہ سے ان کی عدالت اور ضبط جاتا رہے، یا ان عیوب کی وجہ سے ان کی عدالت اور ضبط عیب دار ہو جائے جس کی وجہ سے ان کی روایت مردود ہو جائے۔[3]

ائمہ جرح و تعدیل جرح کے لیے مختلف اصطلاحات بیان کرتے ہیں، جس سے راویوں پر جرح کا حکم لگایا جاتا ہے، جس کے سبب ان راویوں کی روایت معتبر نہیں رہتی، جس طرح امام نسائی نے راویوں کی ثقاہت و عدالت کے لیے مخصوص الفاظ کے ساتھ ان پر حکم لگایا ہے، اسی طرح جرح میں بھی آپ نے مختلف راویوں کی جرح کے لیے مختلف الفاظ بیان کیے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی راوی پر جرح کرتے وقت کس قدر احتیاط برتتے تھے اور کن الفاظ کے ساتھ کسی راوی کی جرح کو بیان کرتے ہیں، ان میں سے بعض الفاظ وہ ہیں جو اپنی السنن میں احادیث کے بعد ذکر کیے ہیں، بعض وہ ہیں جن کو مختلف ائمہ جرح و تعدیل نے نقل کیا ہے، ذیل میں امام کے جرح کے الفاظ ذکر کیے جاتے ہیں۔

ليس بثقه:

امام نسائی کسی راوی پر جرح کرنے کے لیے 'ليس بثقه' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، انہی الفاظ کو آپ نے جرح میں زیادہ استعمال کیا ہے، جیسا کہ ابان بن جبلہ الکوفی کے بارے میں فرمایہ کہ وہ ثقہ نہیں ہیں۔[4]

کثیر راویوں کی جرح میں امام نسائی نے یہی اصطلاح بیان کی ہے۔ امام نسائی نے تقریباً بہتر (72) راویوں کی جرح کرتے وقت استعمال کیا ہے۔

ليس بثقة ولايكتب:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے 'ليس بثقة' کے بعد 'ولايكتب' کا اضافہ کرتے ہیں، جیسا کہ الجرّاح بن منھال الجزری کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہیں ان سے روایات کو نہیں لکھا جاتا۔[5]

اس عبارت کو امام نسائی نے تقریباً ستائیس (27) اویوں کی جرح کرتے وقت استعمال کیا ہے۔

ليس بثقة ولايكتب حديثه:

بعض اوقات کسی راوی کی جرح کرتے وقت 'ليس بثقة' کے بعد 'ولايكتب حديثه' کے الفاظ کا اضافہ کرتے ہیں، جیسا کہ ابان بن ابی ایاش کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہیں اور ان سے حدیث کو نہیں لیا جائے گا۔[6]

ليس بثقه ،ولامامون:

کبھی کسی راوی پر جرح کرنے کے لیے 'ليس بثقه ،ولامامون' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ بشیر بن میمون خراسانی کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[7]

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے چھ (6) راویوں کی جرح کی ہے۔

ليس بثقه، متروک:

کبھی "ليس بثقة" کے بعد "متروک" کا اضافہ کرکے کسی راوی پر جرح کرتے ہیں، جیسا کہ داؤد بن عبد الجبار قرشی کی جرح "ليس بثقة، متروک" کے الفاظ کے ساتھ کی۔[8]

اس اصطلاح کے ساتھ آپ نے بہت کم راویوں پر جرح کی ہے، "ليس بثقة" کے الفاظ کے ساتھ تو بہت سے راویوں پر جرح کی مگر 'متروک" کے اضافے کے ساتھ معلوم ہوتا ہے، یہی راوی ہیں جن پر جرح کی ہے۔

ليس بثقه، يدلس:

کبھی آپ "ليس بثقه" کے بعد "يدلس" کا اضافہ کرتے ہیں، جیسا کہ یحییٰ بن ابی حیہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہیں وہ تدلیس کرتے تھے۔[9]

امام نسائی نے "يدلس" کی اصطلاح بہت کم راویوں کے بارے میں فرمائی ہے۔

لم يكن ثقه:

کسی راوی پر جرح کرتے وقت اس کے لیے 'لم يكن ثقه' کے الفاظ لے آتے ہیں، جیسا کہ حماد بن عمرو نصیبی کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہیں۔[10]

ضعيف:

امام نسائی نے راویوں پر زیادہ تر جرح 'ضعيف' کے لفظ سے بھی کی ہے، جیسا کہ ابراہیم بن اسماعیل انصاری کی جرح 'ضعيف' کے الفاظ سے کی ہے۔[11] اس عبارت کو امام نسائی نے تقریباً اٹھانوے (98) راویوں کی جرح کرتے وقت استعمال کیا ہے۔

ضعيف ليس بثقه:

کبھی کسی راوی پر جرح کرنے کے لیے 'ضعيف ليس بثقه' کے الفاظ بیان کرتے ہیں جیسا کہ اسحاق بن محمد الفروی کے بارے میں فرمایا کہ وہ ضعیف ہیں، ثقہ نہیں ہیں۔[12]

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف اسحاق بن محمد الفردی کی جرح کی ہے۔

ضعیف ۔۔۔متروک الحدیث:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرتے وقت "ضعیف۔۔۔متروک الحدیث" کی اصطلاح بیان کرتے ہیں، جیسا کہ سعید بن سلام بصری کی جرح کو ان الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔[13]

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف سعید بن سلام بصری کی جرح کی ہے۔

ابن حجر عسقلانی نے اس راوی کے بارے میں کہا کہ امام نسائی نے اس کے بارے میں "ضعیف، لایکتب حدیثه" کے الفاظ بیان فرمائے۔[14]

اس عبارت کو امام نسائی نے دو(2)راویوں کی جرح کرتے وقت استعمال کیا ہے۔

ضعیف کثیرالغلط:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے امام صاحب 'ضعیف کثیرالغلط" کی اصطلاح بھی بیان فرماتے ہیں، جیسا کہ نعمان بن راشد الجزری کے بارے میں فرمایا کہ "ضعیف کثیرالغلط "ہیں۔[15]

البتہ امام مزی اور عسقلانی نے نعمان بن راشد الجزری کے بارے میں مذکورہ بالا قول کے علاوہ امام نسائی کا یہ قول بھی بیان فرمایا ہے کہ امام نسائی نے دوسری جگہ ان کے بارے میں "احادیثه مقلوبة" کے الفاظ بھی فرمائے۔[16]

اس عبارت کو امام نسائی نے صرف نعمان بن راشد جزری کی ہی جرح کرتے وقت استعمال کیا ہے۔

ضعیف لیس بذاک،وکان له رأی سوء:

کسی راوی کی جرح کو ضعیف لیس بذاک' سے بیان کرنے کے بعد اس کا عیب بھی بیان کر دیتے ہیں، کہ وہ ضعیف کیوں ہیں، جیسا کہ اجلح بن عبد اللہ الکندی کے بارے میں فرمایا کہ ان کی رائے بری تھی۔[17]

اس عبارت کو امام نسائی نے صرف عبد اللہ بن اجلح کی جرح کرتے وقت بیان کیا ہے۔

شیخ ضعیف:

امام نسائی جرح کے الفاظ میں "شیخ ضعیف" کی اصطلاح بھی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ سعید بن سلمہ قرشی کے بارے میں فرمایا کہ وہ 'شیخ ضعیف "ہیں۔[18]

حافظ ذہبی نے اور امام مزی نے "شیخ ضعیف " کے بعد "انمااخرجناللزیادة فی الحدیث" کا اضافہ کیا ہے۔[19]

جب کہ امام مزی نے ''انما'' کے شروع میں "واؤ" کا بھی اضافہ کیا ہے۔[20]

امام نسائی نے "شیخ ضعیف" اصطلاح بہت کم بیان کی ہے، غالباً یہ پہلے راوی ہیں جن کے بارے میں آپ نے یہ اصطلاح بیان فرمائی ہے۔

لیس بقوی:

کسی راوی کی جرح کرنے کے لیے آپ 'لیس بقوی' کی اصطلاح بھی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن ناجیۃ کے بارے میں یہ الفاظ بیان کیے۔[21] ان الفاظ کے ساتھ راویوں پر کی گئی جرح کی تعداد صرف چھ(6)معلوم ہوتی ہے۔

لیس بالقوی:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرتے وقت اس کے لیے 'لیس بالقوی' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابان بن عبد اللہ کے بارے

میں فرمایا کہ وہ قوی نہیں ہیں۔[22] ان الفاظ کے ساتھ امام نسائی نے کم وبیش ستانوے(97)راویوں کی جرح کی ہے۔

ليس بالقوى فى الحديث:

امام نسائی جب کوئی روایت بیان کرتے ہیں، تو اس روایت میں موجود راویوں پر جرح بھی کر دیتے ہیں جیسا کہ اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں ابراہیم بن یوسف الکوفی کے بارے میں فرمایا کہ وہ حدیث میں قوی نہیں ہیں۔[23]

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف چھ(6)راویوں پر جرح کی ہے۔

ليس بالقوى وكان مسرفافى التشيع:

کبھی آپ کسی راوی کی جرح کرتے وقت 'ليس بالقوى' کے الفاظ ذکر کرتے ہیں اور اس کا عیب بھی بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ اجلح بن عبداللہ الکندی کے بارے میں 'ليس بالقوى' کے بعد 'وكان مسرفافى التشيع' فرمادیا کہ وہ تشیع میں غلو کرنے والے تھے۔[24]

ليس بالقوى فى حفظه سوء:

کسی راوی کی جرح کرنے کے لیے 'ليس بالقوى' ذکر کرنے کے بعد اس کی وجہ بھی بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ منکدر بن محمد بن منکدر کے بارے میں 'ليس بالقوى فى حفظه سوء' فرمایا۔[25]

ليس بالقوى فى الزهرى خاصة وفى غيره لاباس :

بعض اوقات امام نسائی کسی ایک راوی کی شرط لگا دیتے ہیں کہ اگر اس سے راوی نے روایات کیں تو وہ قوی نہیں ہو گا، اور اگر اس کے علاوہ سے روایت کرے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا، جیسا کہ سفیان بن حسین کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ خاص طور پر زھری سے روایت کریں تو وہ قوی نہیں ہوں گے، اور اس کے علاوہ میں کوئی حرج نہیں۔[26]

عنده احاديث مناكير،وليس هوبذلك القوى فى الحديث:

کبھی کسی راوی کے بارے میں "عنده احاديث مناكير،وليس هوبذلك القوى فى الحديث" کے ساتھ بھی جرح کرتے ہیں جیسا کہ یحییٰ بن ایوب مصری کے بارے میں یہ الفاظ بیان فرمائے۔[27]

ليس بذاك:

کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے 'ليس بذاك' کے الفاظ بھی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ البراء بن عبداللہ بصری کے بارے میں فرمایا 'ليس بذاك'۔[28] ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف دو(2)راویوں پر جرح کی ہے۔

ليس بذاك القوى:

کسی راوی کی جرح کے لیے 'ليس بذاك القوى' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن عبدالرحمن الکوفی کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[29]

ليس بذاك القوى، يكتب حديثه:

کبھی راوی پر جرح تو 'ليس بذاك القوى' کے الفاظ سے کرتے ہیں مگر ساتھ اس کی روایات لینے کا بھی ذکر کر دیتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن عبدالرحمن کے بارے میں فرمایا کہ وہ قوی نہیں ہیں مگر ان سے روایات کو لکھا جاتا ہے۔[30]

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف ابراہیم بن عبدالرحمن کی ہی جرح کی۔

ليس ممن يعتمد عليه:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے کہہ دیتے ہیں کہ اس راوی کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اس پر اعتماد نہیں کیا جاتا، جیسا کہ یحیٰ بن عبداللہ مصری کے بارے میں عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔[31]

ان الفاظ کے ساتھ بھی آپ نے صرف دوراویوں کی جرح کی ہے۔ دوسرے سماک بن حرب ہیں جن کی ان الفاظ کے ساتھ جرح کی ہے۔[32]

ليس بحجة في الحديث:

کبھی کسی راوی کی روایات کے بارے میں جرح کرتے ہیں کہ اس کی روایات حدیث میں حجت نہیں ہیں، اس کے لیے آپ "ليس بحجة في الحديث" کے الفاظ فرماتے ہیں، جیسا کہ عباد بن منصور بصری کے بارے میں یہ الفاظ بیان فرمائے۔[33]

البتہ ابن حجر عسقلانی نے امام نسائی کے "ليس بحجة" کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔[34]

صاحب كلام، لايكتب حديثه:

کبھی کسی راوی کے بارے میں یوں کہتے ہیں کہ وہ صاحبِ کلام ہیں مگر ان سے حدیث کو نہیں لکھا جاتا، جیسا کہ حفص الفرد مصری کے بارے میں فرمایا کہ وہ صاحب کلام ہیں مگر ان سے حدیث کو نہیں لکھا جاتا۔[35] ان کے ساتھ آپ نے صرف حفص الفرد کی جرح کی ہے۔

متروك:

کسی راوی کی جرح کرنے کے لیے 'متروك' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن خثیم بغدادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ متروک ہیں۔[36] اس عبارت کو امام نسائی نے تیرہ (13) راویوں کی جرح کرتے وقت استعمال کیا ہے۔

متروك الحديث:

کسی راوی کی جرح کرتے وقت اس کے لیے 'متروك الحديث' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن عثمان الکوفی کے بارے میں فرمایا کہ وہ 'متروك الحديث' ہیں۔[37] ان الفاظ کے ساتھ آپ نے چوہتر (74) راویوں کی جرح کی ہے۔

متروك الحديث، ليس بشيء:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے 'متروك الحديث' کے بعد 'ليس بشيء' کا اضافہ کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم الحکم العدنی کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[38] ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف ابراہیم الحکم العدنی کی جرح کی ہے۔

متروك احاديثه كلهاموضوعة عن مالك:

کسی راوی کی تمام روایات کو موضوع قرار دے دیتے ہیں، حبیب بن ابی حبیب خراسانی کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ مالک سے روایات بیان کریں تو ان کی تمام روایات موضوع ہوں گی، اس صورت میں ان کی تمام روایات کو چھوڑ دیا جائے گا۔[39]

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف حبیب بن ابی حبیب کی ہی جرح کی ہے۔

منكرالحديث:

امام نسائی کسی راوی کے بارے میں 'منكرالحديث' کے الفاظ جرح کے لیے بھی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم ابن الفضل

مخزومی کے بارے میں فرمایا کہ وہ حدیث کے منکر ہیں۔[40]

منکر الحدیث کے الفاظ امام نسائی نے بیس(20) کے بارے میں ذکر کیے ہیں۔

كذاب:

کسی راوی کی جرح 'كذاب' کے الفاظ سے کر دیتے ہیں، یہ جرح کے سخت الفاظ ہیں، جو کسی راوی کے بارے میں کہے جاتے ہیں، امام نسائی کی راویوں پر جرح 'كذاب' کے الفاظ کے ساتھ بہت کم ملتی ہے، 'كذاب' کے الفاظ احمد بن عبدالرحمن مصری کی جرح میں بیان فرمائے۔[41]

اس عبارت کو امام نسائی نے تقریباً چھ(6)اویوں کی جرح کرتے وقت استعمال کیا ہے۔

كذاب خبيث:

امام نسائی نے 'كذاب خبيث' کے الفاظ سے بھی جرح کی ہے، یہ کسی بھی راوی کے بارے میں سخت ترین جرح ہے، یہ اصطلاح مجھے ایک ہی راوی کے بارے میں معلوم ہے جس کی آپ نے کذاب خبیث کی اصطلاح کے ساتھ جرح کی ہے، یہ جرح الحسن بن زیاد انصاری کے بارے میں کی گئی ہے، الحسن بن زیاد انصاری کو آپ نے كذاب خبيث کہا ہے۔[42]

لیّن:

کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے 'لیّن ' کی اصطلاح بھی بیان کرتے ہیں، 'لین ' کے الفاظ کے ساتھ بہت کم جرح کی ہے، یہ پہلے راوی ہیں جن کے لیے آپ نے 'لین' کے الفاظ بیان فرمائے، اسد بن خالد خراسانی کی جرح 'لیّن' کے الفاظ سے بیان کی۔[43]

ان الفاظ کے ساتھ آپ نے صرف اسد بن خالد خراسانی کی ہی جرح کی ہے۔

ليس بشيء:

کبھی کسی راوی کے بارے میں 'ليس بشيء' کے الفاظ کے ساتھ اس کی جرح بیان کرتے ہیں، جیسا کہ اسماعیل بن رافع انصاری کی جرح 'ليس بشيء' کے الفاظ کے ساتھ بیان کی۔[44]ان الفاظ کے ساتھ آپ نے تین(3)راویوں کی جرح کی ہے۔

ليس بشيء في الحديث:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے 'ليس بشيء في الحديث' کی اصطلاح بیان کرتے ہیں، جیسا کہ یوسف بن حمید کے بارے میں یہ اصطلاح بیان فرمائی۔[45]

مضطرب الحديث:

امام نسائی کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرتے وقت اس کے لیے 'مضطرب الحديث' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، ان الفاظ کے ساتھ آپ نے بہت کم جرح کی ہے، ایوب بن عتبہ یمامی کے بارے میں فرمایا کہ وہ مضطرب الحديث ہیں۔[46]

اس عبارت کو امام نسائی نے صرف ایوب بن عتبہ کی جرح کرتے وقت بیان کیا ہے۔

لايعجبني حديثه:

کبھی کسی راوی کی جرح بیان کرنے کے لیے 'لايعجبني' کی اصطلاح بھی بیان کرتے ہیں، مگر یہ اصطلاح امام صاحب نے بہت کم بیان

کی ہے، غالباً یہ پہلے راوی ہیں جن کے بارے میں امام نسائی نے یہ الفاظ بیان فرمائے ہیں۔[47]

تغیر:

کبھی کسی راوی کی جرح کرتے وقت 'تغیر ' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، غالباً یہ اصطلاح آپ نے ایک راوی کے بارے میں بیان کی ہے، چنانچہ حصین بن عبد الرحمن کوفی کی جرح 'تغیر ' کے الفاظ سے بیان کی ہے۔[48]

اختلط فی اخره عمره:

اگر کوئی راوی عمر کے آخری حصے میں روایات میں اختلاط کرتا تو امام نسائی اس کے بارے میں بھی فرمادیتے اس کے لیے آپ ''اختلط فی اخره عمره'' کے الفاظ بیان کرتے جیسا کہ حصین بن عبد الرحمن کوفی کے بارے میں فرمایا کہ وہ عمر کے آخری حصے میں اختلاط میں مبتلا ہو گئے تھے۔[49]

خلاصہ

امام نسائی نے جرح و تلیین میں جو اکثر عبارات استعمال کی ہیں، ان میں 'ضعیف، لیس بالقوی، متروک الحدیث، لیس بثقة، لیس بثقة ولایکتب حدیثه، منکرالحدیث، لیس بذاک القوی، لیس القوی فی الحدیث، لیس بثقة ولامامون، کذاب لیس بقوی، لیس بشیء، متروک ،لیس بثقة متروک ' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

امام نسائی نے جرح سے متعلق اصطلاحات کو اپنی السنن ودیگر کتب میں بیان فرمایاہے ،اسی طرح آپ کی جرح سے متعلق اصطلاحات کو مختلف ائمہ جرح وتعدیل نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے۔ آپ کی بیان کردہ اصطلاحات اور دیگر ائمہ کی بیان کردہ اصطلاحات میں کسی قدر مطابقت پائی جاتی ہے۔ جرح کے کچھ ایسے الفاظ ہیں جن کو امام نسائی عموماً اکثر راویوں کی جرح میں بیان کرتے ہیں۔ کبھی کسی ایک راوی کے بارے میں بیان کردہ جرح والے الفاظ کو دوسرے راوی کے لیے ان الفاظ میں اضافہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ بعض راوی ایسے ہیں جن کی جرح کے بارے میں ایک بار جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں وہ کسی اور راوی کی جرح میں بیان نہیں کیے، جیسا کہ سعید بن سلمہ قرشی کے بارے میں فرمایا کہ وہ ''شیخ ضعیف ''ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ اور کسی راوی کی جرح بیان نہیں کی۔ ''لیس بثقة متروک '' کی اصطلاح کے ساتھ آپ نے بہت کم راویوں پر جرح کی ہے، ''لیس بثقة'' کے الفاظ کے ساتھ تو بہت سے راویوں پر جرح کی مگر ''متروک '' کے اضافے کے ساتھ داؤد بن عبد الجبار قرشی راوی ہیں جن پر ان الفاظ کے ساتھ جرح کی ہے۔ جس طرح امام ترمذی اپنی السنن میں روایت بیان کرنے کے بعد اس کا حکم بیان کرتے ہیں کہ وہ روایت صحیح، حسن، ضعیف کس حکم میں آئے گی، اسی طرح آپ اپنی السنن میں بعض روایات کو بیان کرنے کے بعد راویوں کے لیے جرح کے الفاظ بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض راویوں کی جرح بیان کرنے کے ساتھ اس کے میں بارے میں قلتِ حدیث یا کثرتِ حدیث کے الفاظ کے ساتھ اس کا حدیث بیان کرنے کا درجہ بھی بیان کر دیتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

- علم جرح ایک وسیع اور دقیق موضوع ہے، اس لیے اس موضوع پر جامع انداز میں لکھنے کی ضرورت ہے۔
- امام نسائی ائمہ جرح وتعدیل میں بلند مقام رکھتے ہیں، بالخصوص علوم الحدیث کے طالبین کے لیے آپ کی راویوں کے بارے میں بیان

کردہ تعدیل و تجہیل کی اصطلاحات پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ اس ضمن میں آپ کی خدمات سامنے لائی جاسکیں۔

- امام نسائی کی علمِ جرح کی خدمات کے حوالے سے اس سے قبل اس انداز سے کام نہیں ہوا، اس لیے یہ ایک نیا اور مشکل کام تھا، البتہ اس موضوع پر آئندہ لکھنے والوں کے لیے یہ مقالہ رہنمائی کرے گا۔
- عوام الناس کے لیے بالعموم اور احادیث کے ساتھ شغف رکھنے والوں کے لیے بالخصوص اس مضمون کو کورس کا لازمی جزو قرار دیا جائے تاکہ احادیث کی عظمت کو مزید اجاگر کیا جاسکے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

[1]۔ابن منظورافریقی،لسان العرب،(بیروت:دارالکتب العلمیه،1436 ھ)،ج2،ص205 ۔

Ibn-e-Manzoor Afriqi, Lisan-ul-Arab, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1436 H), vol. 2, p.205.

[2]۔سید محمدمرتضیٰ الزبیدی،تاج العروس من جواهرالقاموس،(بیروت:دارلفکر،1414ھ)، ج4،ص23۔

Syed Muhammad Murtaza Az-Zubaidi,Taj-ul-Uroos,(Beirut: Dar al-Fikr, 1414 H),vol.4,p.23.

[3]۔ضیاء الرحمن اعظمی،دراسات فی الجرح والتعدیل،(مدینه منوره:مکتبه الغرباء الاثرية،1415ھ)،ص45۔

Zia-ur-Rehman Azmi,Drast fi-il-Jarah wa-Tadeel,(Madinah Maunawrrah:Makhtabah alghurbaa al Asriyyah,1415 H),p.45

[4]۔i۔احمدبن شعیب نسائی،الضعفاء والمتروکین،(بیروت:موسسة الکتب الثقافية ،1405ھ،1985ء) ،ص44۔

Ahmad Bin Shoaib Nisaee,Al-zu-Afaa wl-Matrokeen,(Beirut: Mow'assasah al-Kutub As-Saqafiyyah,1405 H),p.44.

ii۔عبدالرحمن ابن جوزی،الضعفاء والمتروکون،(بیروت:دارالکتب العلمیه،1406ھ)،ج1،ص16۔

Abd-ur-Rehman Ibn-e-Jozi, Al-zu-Afaa wl-Matrokoon,(Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah,1406 H),vol.1,p.16.

[5]۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص73۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 73.

ii۔ابن جوزی،الضعفاء والمتروکون،ج1،ص21۔

Ibn-e-Jozi, Al-zu-Afaa wl-Matrokoon, vol. 1, p. 21.

[6]۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص73۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 73.

ii۔ابن جوزی،الضعفاء والمتروکون،ج1،ص29۔

Ibn-e-Jozi, Al-zu-Afaa wl-Matrokoon, vol. 1, p. 29.

[7]۔i۔یوسف بن زکی مزی،جمال الدین،تہذیب الکمال،(بیروت:دارالکتب العلمية،1425ھ)،ج1،ص215۔

Yousuf bin Zaki Mazzi, Jamal-ud-Din, Tehzeeb-ul-Kamal,(Beirut:Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1425 H),vol.1,p.215.

ii۔ابن حجر عسقلانی،تہذیب التہذیب،(القاھرۃ:دارالحدیث،1431ھ)،ج1،ص134۔

Ibn-e-Hajr As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb,(Alqahirah:Dar-ul-Hadith,1431 H),vol.1,p. 134.

[8]۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص100۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 100.

[9]۔ ایضاً۔

Ibid.

ii۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج7،ص537۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 7, p. 537.

[10]۔ابن حجر عسقلانی،لسان المیزان،(بیروت:دارالبشائرالاسلامیہ،1423ء)،ج3،ص276۔

Ibn-e-Hajr As-qalani, Lisan-ul-Meezan, (Beirut: Dar-ul-Bashair-ul-Islamiyyah, 1423 H), vol. 3, p. 276.

[11]۔i۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص49۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 49.

ii۔مزی،تہذیب الکمال،ج1،ص223۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 1, p. 223.

iii۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص132۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 132.

iv۔ابن جوزی،الضعفاء والمتروکون،ج1،ص39۔

Ibn-e-Jozi, Al-zu-Afaa wl-Matrokoon, vol. 1, p. 39.

[12]۔سلیمان بن خلیف الباجی،تعدیل وتجریح،(تیونس:دارالعرب الاسلامی،س-ن)،ج1،ص377۔

Suleman Bin Khalf Al-Baji, (Tenus: Dar-ul-Arab Al-Islami),Tadeel-wa-Tajreeh,vol.1,p.377.

[13]۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص127۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 127.

[14]۔افریقی،لسان المیزان،ج4،ص55۔

Afriqi, Lisan-ul-Meezan, vol. 4, p. 55.

[15]۔i ۔شمس الدین ذہبی،میزان الاعتدال،(بیروت:دارالعلمیہ،1416ھ)،ج1،ص96۔

Shams-ud-Din Zah'bi, Meezan-ul-E'tdal,(Beirut:Dar al-Kutub al-Ilmiyyah,1416 H),vol.1,p.96.

ii۔عبداللہ ابن عدی،الکامل،(بیروت:دارالفکر،1984ء)،ج2،ص26۔

Abdullah Ibn-e-Adi, Al-Kamil,(Beirut:Dar-ul-Fikr,1984 M),vol.2.p.26.

[16]۔i۔عسقلانی۔تہذیب التہذیب،ج7،ص326۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 7, p. 326.

ii۔مزی،تہذیب الکمال،ج10،ص323۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 10, p. 323.

[17]-i-عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص215-

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 215.

ii-مزی،تہذیب الکمال،ج1،ص261-

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 1, p. 261.

[18]-عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج3،ص62-

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 3, p. 62.

[19]-ذہبی،میزان الاعتدال،ج2،ص153-

Zah'bi, Meezan-ul-E'tdal, vol. 2, p. 153.

[20]-مزی،تہذیب الکمال،ج4،ص154-

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 4, p.154.

[21]-ذہبی،میزان الاعتدال،ج1،ص116-

Zah'bi, Meezan-ul-E'tdal, vol. 1, p. 116.

[22]-عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص132-

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 132.

[23]-احمدبن شعیب نسائی،عمل الیوم والیلۃ،باب مایقول اذاخاف شیئا،(بیروت:موسسۃ الرسالہ،1406ھ)،ج1،ص390-

Ahmad Bin Shoaib Nisaee, Amal-al-Yuma Wa-l-lailah,(Beirut:Mow'assasah al-Risalah,1406 H), vol. 1, p. 390.

[24]-ایضاً،ج1،ص398-

Ibid, vol. 1, p. 398.

[25]-احمدبن شعیب نسائی،السنن الکبریٰ،کتاب الصلوۃ،باب عددالصلاۃ العصر فی السفر،(بیروت،دارالکتب العلمیہ،1411ھ)،ج1،ص151-

Ahmad Bin Shoaib Nisaee, As-sunan-al-Kubra,(Beirut:Dar-al-kutub Al-Ilmiyyah,1411 H), vol. 1, p. 151.

[26]-ایضاً،کتاب الصلوۃ،باب فضل الصلوات الخمس ،ج1،ص143-

Ibid, vol. 1, p. 143.

[27]-نسائی،عمل الیوم والیلۃ،ص297-

Nisaee, Amal-al-Yuma Wa-l-lailah, p. 297.

[28]-i-نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص62-

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 62.

ii-عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص429-

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 429.

[29]-نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص44-

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 44.

ii-ابن جوزی،الضعفاء والمتروکون،ج1،ص16-

Ibn-e-Jozi, Al-zu-Afaa wl-Matrokoon, vol. 1, p. 16.

[30]۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص168۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 168.

ii۔مزی،تہذیب الکمال،ج1،ص261۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 1, p. 261.

[31]۔ نسائی،السنن الکبریٰ،کتاب الجنائز،باب الموت بغیرمولده،ج1،ص603،رقم الحدیث:1958۔

Nisaee, As-sunan-al-Kubra, vol. 1, p. 603, Hadith No.: 1958.

[32]۔ ایضاً،کتاب الصیام،باب ذکرحدیث سماک ،ج2،ص252،رقم الحدیث:3309۔

Ibid., vol. 2, p. 252, Hadith No.: 3309.

[33]۔مزی،تہذیب الکمال،ج5،ص191۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 5, p. 191.

[34]۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج3،ص523۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 3, p. 523.

[35]۔عسقلانی،لسان المیزان،ج3،ص240۔

As-qalani, Lisan-ul-Meezan, vol. 3, p. 240.

[36]۔ذہبی،میزان الاعتدال،ج1،ص30۔

Zah'bi, Meezan-ul-E'tdal, vol. 1, p. 30.

[37].i۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص42۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 42.

ii۔مزی،تہذیب الکمال،ج1،ص269۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 1, p. 269.

iii۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص173۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 173.

[38]۔علاء الدین مغلطائی،اکمال تہذیب الکمال(بیروت:الفاروق الحدیثیه للطباعة والنشر،س-ن)،ج1،ص67۔

Al'a-ud-Din Mughaltai, Akmaal Tehzeeb-ul-Kamal,(Beirut:Al-faroq Al-Hadithia Lit'tabata Walnshr), vol. 1, p. 67.

[39]۔i ۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج2،ص56۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 2, p. 56.

[40]۔i ۔مزی،تہذیب الکمال،ج1،ص277۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 1, p. 277.

ii۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص179۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 179.

[41]۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص60۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 60.

[42]۔ابن جوزی،الضعفاء والمتروکون،ج1،ص202۔

Ibn-e-Jozi, Al-zu-Afaa wl-Matrokoon, vol. 1, p. 202.

[43]۔عسقلانی،لسان المیزان،ج2،ص89۔

As-qalani, Lisan-ul-Meezan, vol. 2, p. 89.

[44]۔i ۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص308۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 308.

ii۔مزی،تہذیب الکمال،ج1،ص465۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 1, p. 465.

[45]۔نسائی،السنن الکبریٰ،کتاب الصلوۃ،باب عددالصلاۃ العصر فی السفر ،ج1،ص151۔

Nisaee, As-sunan-al-Kubra, vol. 1, p. 151.

[46]۔i۔ابن جوزی،الضعفاء والمتروکین،ص60۔

Ibn-e-Jozi, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 60.

ii۔مزی،تہذیب الکمال،ج1،ص634۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 1, p. 634.

iii۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص412۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol.1, p. 412.

iv۔احمدبن علی بغدادی،تاریخ بغداد،(بیروت:دارالکتب العلمیہ،بیروت،1418ھ)،ج7،ص450۔

Ahmad bin Ali Baghdadi, Tareekh Baghdad, (Beirut: Dar-ul-Kutub Al-Ilmiyyah,1418 H),vol.7, p. 450.

V۔ذہبی،میز ان الاعتدال،ج1،ص290۔

Zah'bi, Meezan-ul-E'tdal, vol. 1, p. 290.

[47]۔i۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص67۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 67.

ii۔مزی،تہذیب الکمال،ج2،ص139۔

Mazzi, Tehzeeb-ul-Kamal, vol. 2, p. 139.

iii۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج1،ص506۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 1, p. 506.

[48]۔i۔نسائی،الضعفاء والمتروکین،ص67۔

Nisaee, Al-zu-Afaa wl-Matrokeen, p. 67.

ii۔عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج2،ص230۔

As-qalani, Tehzeeb-ut-Tehzeeb, vol. 2, p. 230.

iii۔ذہبی،میزان الاعتدال،ج1،ص552۔

Zah'bi, Meezan-ul-E'tdal, vol. 1, p. 552.

[49]۔نسائی،عمل الیوم والیلۃ،ص175۔

Amal-al-Yuma Wa-l-lailah, p. 175.